السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

پیر محل سے سکندر حیات سوال کرتے ہیں۔ کہ ایک عورت کو اس کے خاوند نے طلاق دے دی۔ جبکہ وہ حاملہ تھی تقریباً طلاق کے ڈیڑھ ماہ بعد وضع حمل ہوا کیا اب رجوع ممکن ہے؟ اگر رجوع ممکن نہیں تو دوران عدت اپنے اخراجات اور بچے کی پیدائش کا خرچہ لے سکتی ہے؟ نیز نوزائیدہ بچے کا ذمہ دار کون ہے جبکہ والدہ اسے اپنے پاس نہیں رکھنا چاہتی اس کے علاوہ نکاح کے وقت جو عورت کو والدین کی طرف سے سازوسامان دیا گیا تھا یا خاوند کو سسرال کی طرف سے جو تحائف دیئے گئے تھے ان کی واپسی کا مطالبہ کرنا شرعاً کیسا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بشرط صحت سوال واضح ہے ہو کہ اگر خاوند نے اپنی بیوی کو رجعی طلاق دی ہے۔ تو عدت کے دوران اسے رجوع کرنے کا حق ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''کہ ان کے خاوند کو اگر صلح کرنا چاہیں تو دوران عدت اپنی زوجیت میں لے لینے کے زیادہ حقدار ہیں۔'' (البقرہ/2: 228)
اگر عدت گزر جائے تو ایک دوسری شکل ہوگی وہ یہ کہ اگر بیوی آنے پر آمادہ ہو تو نئے حق مہر کے ساتھ گواہوں کی موجودگی میں نکاح جدید ہوگا یوں کہ عدت کے گزرنے سے نکاح ختم ہو جاتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور جب تم عورتوں کو طلاق دو اور وہ اپنی عدت کو پہنچ جائیں تو انہیں پہلے خاوند سے نکاح کرنے سے نہ روکو جب کہ وہ معروف طریقے سے آپس میں نکاح کرنے پر راضی ہوں۔'' (البقرہ/2: 232)

صورت مسئولہ میں عورت بوقت طلاق حاملہ تھی۔ اور حاملہ مطلقہ کی عدت وضع حمل ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور حمل والی عورتوں کی عدت وضع حمل ہے۔'' (الطلاق/65: 4)

مذکورہ عورت کا طلاق کے بعد وضع حمل ہو چکا ہے۔ جس کے ساتھ ہی اس کی عدت بھی ختم ہو چکی ہے چونکہ نکاح بھی ختم ہو چکا ہے اب رجوع کی صرف ایک صورت ہے کہ اگر لڑکی اپنا گھر بسانے پر آمادہ ہے تو تجدید نکاح سے ایسا ممکن ہے لیکن اس کے متعلق عورت پر کوئی دباؤ نہیں ڈالا جا سکتا کیوں کہ اب معاملہ عورت کی صوابدید اور رضامندی پر موقوف ہے۔

دوران عدت خاوند کو اپنی مطلقہ بیوی کے جملہ اخراجات بھی برداشت کرنا ہوں گے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور اگر (مطلقہ عورتیں) حمل سے ہوں تو وضع حمل تک ان کا خرچہ دیتے رہو۔'' (الطلاق/65: 6)

اس کے علاوہ وضع حمل پر اٹھنے والے اخراجات کا بھی خاوند سے مطالبہ کیا جا سکتا ہے کیوں کہ عورت نے بچہ خاوند کا ہی جنم دیا ہے۔ بچے کی پیدائش کے بعد جب ماں بچے کو دودھ پلاتی رہے گی تو اس کے جملہ اخراجات بھی بذمہ خاوند ہوں گے اور اس سے ان اخراجات کا مطالبہ کیا جا سکتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

پھر اگر وہ بچے کو تمہارے کہنے پر دودھ پلائیں تو انہیں ان کی اجرت دو۔'' (الطلاق/65: 6)''

دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور دودھ پلانے والی ماؤں کا کھانا اور لباس دستور کے مطابق باپ کے ذمہ ہوگا۔'' (البقرہ/2: 233)

اگر مطلقہ بیوی بچے کو دودھ نہیں پلانا چاہتی تو اسے مجبور نہیں کیا جا سکتا جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''ماں کو اس کے بچے کی وجہ سے نقصان نہ پہنچایا جائے۔'' (البقرہ/2: 233)

اندریں حالات صورت مسئولہ میں اگر مطلقہ اس نوزائیدہ بچے کو اپنے پاس رکھنا چاہتی ہے تو یہ اس کا حق ہے اسے مجبوراً نہیں کیا جا سکتا۔ واضح رہے کہ یہ تمام باتیں اس صورت میں ہیں۔ جب عورت رجوع یعنی تجدید نکاح پر رضامند نہ ہو اگر وہ رجوع پر راضی ہے تو کوئی پیچیدگی نہیں ہے۔ رجوع نہ ہونے کی صورت میں والدین کی طرف سے اپنی بچی کو جو سازوسامان دیا گیا خاوند سے اس سامان کی واپسی کا مطالبہ کرنا شرعاً درست ہے۔ کیوں کہ وہ لڑکی کا ذاتی سامان ہے۔ جو اس کے والدین نے اسے استعمال کے لئے دیا تھا طلاق کے بعد خاوند کا اس میں کوئی حق نہیں ہے لیکن جو سامان نکاح کے بعد استعمال ہو چکا ہے۔ یا ٹوٹ پھوٹ گیا ہے اس کا مطالبہ صحیح نہیں ہے۔ اسی طرح سسرال کی طرف سے خاوند کو شادی کے موقع پر جو تحفہ یا ہدیہ دے کر پھر اس کی واپسی کا مطالبہ کرنا ایسا ہے جیسے کتا اپنی قے کو چاٹتا ہے۔ شریعت نے اسے اچھی نظر سے نہیں دیکھا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: ''کہ ہمارے ہاں ہدیہ دے کر واپسی کا مطالبہ کرنے والے کے لئے اس سے بڑھ کر کوئی بُری مثال نہیں ہے کہ کتا اپنی قے کو چاٹتا ہے۔'' (صحیح البخاری: الھبة 2622)

حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''کہ ہم قے کو حرام جانتے ہیں۔ یعنی ھبہ دے کر واپسی کا مطالبہ کرنا حرام ہے۔''

مختصر یہ ہے کہ حاملہ عورت کو اگر طلاق دی جائے تو اس کی عدت وضع حمل ہے۔ دوران عدت نکاح جدید کے بغیر رجوع ہو سکتا ہے وضع حمل کے بعد عورت کی رضامندی سے نئے حق مہر کے ساتھ گواہوں کی موجودگی میں نیا نکاح کر کے رجوع ممکن ہے۔ دوران عدت خاوند کو اپنی بیوی کے جملہ اخراجات برداشت کرنا ہوں گے اور بچے کی پیدائش پر اٹھنے والے اخراجات کا بھی وہ خود ذمہ دار ہے۔ شادی کے موقع پر والدین نے جو بچی کو سازوسامان دیا تھا اس کا مطالبہ خاوند سے کیا جا سکتا ہے لیکن اس موقع پر خاوند کو جو تحائف وغیرہ دیئے گئے ہیں ان کی واپسی کا مطالبہ صحیح نہیں ہے۔ (واللہ اعلم بالصواب)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب